ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

احادیث نبوی ﷺ سے ماخوذ حفظان صحت کے اصول اور وبائی امراض کا علاج ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Principles of Hygiene and the Treatment of Infectious Diseases Derived from the Ahadiths of the Prophet ﷺ

Muhammad Sajid Mahboob

PH.D Scholor.Islamic Studies IUB

Dr.Shazia Ashiq

Lecturer.Islamic Studies GSCWU BWP

Madhya Khan

M.Phil Scholor GSCWU.BWP

Abstract

Helpful mediations manage sound living i.e., support of good wellbeing, managing conditions that requires uncommon consideration, for example, labor and recuperating i.e., treatment and fix of the affliction. Islam guides humankind to have extreme confidence on Allah Almighty's endorsement for sound living and mending just as gives rules to tidiness, smart dieting/drinking propensities and controlled physical and mental pressure. In this manner, comprehensive perspective on sound living and mending in Islam is established both on the confidence on the unity and the god-like authority of Allah just as physical, social, mental components. Uncovered sacred writings before Qur'an, gave equivalent accentuation on a similar confidence and variables. Simultaneously, various ways of thinking of remedial mediations manage the physical or the mystical methods for wellbeing and recuperating. This paper will examine the connections and holes between Islamic standards and practices for wellbeing and mending and comparable practices in other confidence and remedial mediations saw in (post)modern network.

Key Words: healthy living; health and healing in Islam; modern medicine; integrative medicine

تمہید

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ انسان کامل ہیں جن کی تعلیمات ہمہ گیر، ابدی، آفاقی اور جامع ہیں اور جن کے دیے ہوئے نظام میں ہر دور کے مسائل کا مکمل حل اور ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔ جسمانی یا روحانی بیماریاں ہوں یا اخلاقی امراض ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور سیرت میں ہر ایک کا شافی علاج موجود ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو انسانِ کامل ہونے کی حیثیت سے دیکھا جائے یا تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونے کے اعتبار سے یا پھر ایک ہادی برحق ہونے کے لحاظ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے یہ تینوں پہلو ایسے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طبیبِ کامل ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ ایک کامل انسان وہی ہو سکتا ہے جس کی زندگی ہر قسم کے عیب اور کجی سے محفوظ ہو اور وہ دوسروں کے لیے ایک مثال اور نمونہ ہو لہٰذا اس کے شب و روز کے معمولات، اس کا چلنا پھرنا، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، آرام کرنا غرض زندگی کہ ہر کام ایسا ہو گا جو حفظانِ صحت کے اصولوں کے عین مطابق ہو گا اور اس ذات کے ذریعے انسانوں کو تمام بیماریوں سے شفایابی نصیب ہو گی۔ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے ان پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں تو طبِ نبوی کی وسعت اور جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

صحت و بیماری اور اس کا علاج و معالجہ گویا انسانی زندگی کے لوازمات میں سے ہے، اور طب نبوی ﷺ بھی انسانی جانوں کے تحفظ کا خواہاں ہے تاہم طب نبوی ﷺ ہی انسانوں کو مضر صحت عوامل، اسباب اور ان کے انفرادی و اجتماعی زندگیوں پر اثرات اور ان کے تدارک کے لیے حفظان صحت کے راہنما اصول و ضوابط اور بہتر علاج و معالجہ کی راہ نمائی بھی فراہم کرتا ہے۔

موجودہ دور جو کہ سائنسی ترقی کی وجہ سے ایک گلوبل ویلج کی حیثیت اختیار کر گیا ہے یہاں آئے دن نت نئی قسم مضر صحت عوامل بھی انسانی زندگیوں پر اثرانداز ہو رہے ہیں۔ جن کے تدارک کے لیے طب نبوی ﷺ کی روشنی میں ہر دور کے اطباء کرام نے اپنی بھرپور کوشش کرتے ہوئے انسانیت کو امید کی کرن بخشی ہے اور مستقل طور پر راہنمائی بھی فرمائی ہے۔

علم طب کا مفہوم

لفظ 'طب' طاء کے ضمہ، فتح اور کسرہ تینوں صورتوں میں پڑھا جاسکتا ہے اس کا معنٰی 'علاج' اور 'مرض' دونوں کے آتے ہیں یعنی یہ اضداد میں سے ہے۔ لفظ طب 'سحر' کے معنی میں بھی آتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ رَجُلٌ مَطْبُوْبٌ یعنی وہ آدمی جس پر جادو کیا گیا ہو۔ ([1])

اصطلاحی معنٰی

هو علم يعرف به احوال بدن الانسان من الصحت والمرض ۔

علم طب وہ علم ہے جس کے ذریعے سے بدن انسان کے احوال کو صحت و مرض کے اعتبار سے پہچانا جاتا ہے۔ ([2])

حفظان صحت کی اہمیت

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ نعمتان مغسبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ۔([3])

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہوتے ہیں صحت او رفراغت۔''

حفظان صحت کے اصول

رسول اللہ ﷺ کا اپنا علاج کرانا

رسول اللہ ﷺ نے گردن سے نیچے کمر کے بالائی حصہ پر مسموم بکری کا گوشت کھانے کی بنا پر پچھنے لگائے۔ اس کے بعد آپ ﷺ تین سال حیات رہے۔ آ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خیبر کے موقع پر جو مسمون بکری کے گوشت کا ایک لقمہ کھایا تھا اس کی تکلیف ہمیشہ محسوس کرتا رہا۔ یہاں تک کہ گویا اب ابہر رگ کے پھٹنے کا وقت ہے ۔اور رسول اللہ ﷺ کو شہادت کی وفات نصیب ہوئی۔([4])

رسول اللہ ﷺ کا دوسروں کا علاج کرنا

سعد بن معاذ کے بازوں میں اکحل رگ پر تیر لگا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے نیزے کے پھل سے داغ لگایا۔ سعد کے ہاتھ میں جب دوبارہ ورم ہوا تو آپ نے دوبارہ داغ لگایا۔([5])

نبی کریم ﷺ کا بیماری میں دوا تجویز کرنا

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے بھائی کو اسہال لگے ہوئے ہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو شہد پلاؤ۔اس نے شہد پلایا اور پھر آکر اس نے کہا میں اس کو شہد پلایا لیکن اس کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہد ہی پلاؤ۔ چوتھی مرتبہ جب آپ ﷺ نے یہی فرمایا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو شہد پلایا ہے۔ لیکن اس کی تکلیف میں اضافہ ہی ہوا ہے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا قول سچا ہے اور تمہارے بھائی کے پیٹ نے خطا کی ہے۔ پھر جب شہد پلایا تو تکلیف دور ہوگئی۔([6])

رسول اللہ ﷺ کا مختلف بیماریوں کا علاج بتانا

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ذات الجنب کی بیماری میں ہم قسط بحری اور زیتون کا تیل بطور دوا استعمال کریں۔([7])

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے عطائی علاج کے سلسلہ میں واضح احکامات صادر فرمائے ہیں اور آپ ﷺ نے صرف ماہر اطباء ہی کے علاج کو پسند فرمایا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی بیماری میں مزاج پرسی کے بعد حضرت حارث ابن کلدہ ثقفی کو جو تجربہ کار اور طبابت پیشہ معالج تھے ان کے علاج کے لیے مقرر فرمایا۔([8])

میڈیکل تعلیم کے حصول کے ترغیب

یوں تو آپ ﷺ نے بالعموم جہل کی ممانعت فرمائی ہے اور طلب علم کو فرض فرمایا ہے۔ لیکن خاص طور سے میڈیکل تعلیم کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان اللہ تعالیٰ لم ینز داء الا انزل لہ شفاء علمہ من علمہ وجھلہ من جھلہ''

''اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کا علاج ممکن نہ ہو البتہ اس کو کچھ لوگوں نے سیکھا اور کچھ لوگوں نے نہیں سیکھا([9])''

علاج و معالجہ میں مریض کی ہمت افزائی

آج کل علاج و معالجہ کے سلسلہ میں علاج دوائی سے زیادہ علاج نفسیاتی کو حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ اکثر دوائیں اور تدابیر کام نہیں کرتیں ہیں صرف تسلی اور امید افزا گفتگو مریض کے لیے پیغام حیات ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل ایلو پیتھک جیسے طریقہ علاج میں بھی دواؤں کے ساتھ ڈائی زیپام نام کی مسکن دوا کو لازمی طور سے شامل کیا جارہا ہے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اذا دخلتم علی المریض فنسغوا لہ الا جل فان ذالک لا یرد شیئا وھو یطیب نفس المریض([10])''

''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کی اجل کو مہلت دو۔ یعنی صحت و خیریت کی باتیں کرو۔''

وبائی امراض

عالم انسانی اس وقت جس آفت سے دوچار ہے وہ کوئی انسانی نہیں بلکہ آسانی ہے۔ اور یہ کوئی پہلی آفت نہیں بلکہ آفات کا یہ سلسلہ عرصہ دراز سے چلا آرہا ہے۔

امراض قدیم میں طاعون اور کینسر مہلک اور خطرناک ترین امراض شمار کیے جاتے تھے۔ طاعون بھی ایک متعدی وبا ہے جو انسانوں میں پھیلتی ہے۔ مگر اس سے ابتداء انسانی جلد متاثر ہوتی ہے اور بغل کے نیچے یا پیٹھ کے پیچھے یا جسم کے متعدد مقامات پر ایک مہلک پھوڑا بنتا ہے جس کا اثر آہستہ آہستہ مکمل جسم تک سرایت کر جاتا ہے۔ پھر بخار، سر درد، کمزوری متاثر کے لئے جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح وقت بیتنے کے ساتھ ساتھ ایسے ایسے نت نئے امراض نے جنم لینا شروع کیا، جن کا تاریخ میں کبھی موجود تھا اور نہ ہی ان کے بارے میں کبھی کسی نے سوچا تھا۔ ایڈز، ہیضہ، زیکا، ایبولا، ماربرگ، نیپاہ، کوکولز تلی، انتونین، انفلونزا، سارس، کانگو، ڈینگی اور ہانٹا وائرس گزشتہ چند صدیوں میں

پھیلنے والی وہ مثالیں ہیں جنہوں نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس وقت بھی بین الاقوامی حالات کے پیش نظر کچھ مسائل کی نشاندہی کرنا ایک سچا مسلم اور پاکستانی ہونے کے ناطے مذہبی فریضہ گردانتا ہوں۔

کرونا وائرس کا تعارف

یہ ایک غیر مرئی حیاتیاتی جاندار ہے۔ جو کسی بھی دوسرے جاندار کے جسم میں بآسانی منتقل ہو کر اسے اعتدال کی کیفیت سے خارج کر دیتا ہے۔ جو سب سے پہلے گلے پر حملہ کر کے اس میں خراش پیدا کرتا ہے اور پھیپھڑوں پر اثر انداز ہو کر کھانسی اور آہستہ آہستہ فلو، بخار اور جسم میں درد وغیرہ کا باعث بن جاتا ہے۔ احتیاط اور بروقت علاج نہ ہونے پر متاثرہ کے لئے جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

کرونا وائرس کے اسباب

کرونا وائرس پھیلنے کے متعدد اسباب ہیں۔ کرہ ارضی پر نافرمانیوں، بے حیائیوں اور برائیوں کا ایسا سیلاب امڈ آیا ہے کہ جس کے باعث خالق ارض و سماء نے اہل زمین کو جھنجھوڑا ہے۔ مگر زمینی باشندے اس قدر ہٹ دھرم واقع ہوئے ہیں کہ اس آزمائش کا ذرہ برابر اثر نہ ہوا۔ اگر کچھ اثر ہوا بھی تو چند احتیاطی تدابیر کے ساتھ مصافحہ و معانقہ بند کرنے، مساجد و معابد جو بیوت اللہ تعالیٰ کے گھر) ہیں پر پابندیاں عائد کرنے اور نت نئے طریقوں سے عافیت کی راہ تلاش کرنے تک محدود رہا۔

کرونا کی تخلیق کے اسباب

اس وبائی مرض کے پھیلنے سے قبل بھی انسان نا صرف نافرمانیوں کا شکار تھا بلکہ اپنی نافرمانیوں پر ڈٹ کر اسے درست ثابت کر کے اس کا جواز تلاش کرنے میں مگن تھا۔

قرآن و سنت میں مذکور چند ایک مثالوں کی روشنی میں اس وبا کی تخلیق کے اسباب کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ دو طرح کے ہیں:

اول: مادی اسباب

اکل حرام: حرام اشیاء کے استعمال سے قدرت نے انسانوں کو منع فرمایا ہے۔ اور اس منع میں قدرت کی بہت سی حکمتیں مضمر ہیں۔ مختلف حرام جانوروں میں مختلف قسم کی خاص عادات ہیں جو انسانی مزاج پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ انسانی مزاج کو ان عادات بد سے بچانے کے لئے مالک کائنات نے انہیں حرام قرار دیا۔ جس کی چند ایک مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ مثلا خنزیر کی جبلت میں بے حیائی سموئی ہوئی ہے اس طرح کے اگر بہت سے خنزیر ایک مؤنث سے خواہش پوری کرنا چاہیں تو لائین بنالیتے اور ایک دوسرے کے سامنے باری باری اپنی خواہش پوری کرتے ہیں)۔ مالک کائنات نے انسانی مزاج کو اس بے حیائی سے بچانے کی خاطر لحم الخنزیر کے استعمال سے منع فرما دیا۔

عمل حرام: بعض اعمال ایسے ہیں جو بلا واسطہ انسان اپنی تباہی کے اسباب پیدا کرنے کے لئے کر تا ہے۔ جیسے زنا دو خاندانوں میں فساد، حسب و نسب میں بگاڑ اور نظام وراثت میں تباہی کا باعث بنتا ہے۔ جیسے شراب عقل میں فوری عمل میں فتور اور معاشرے میں بگاڑ کا باعث بنتی ہے۔ بعینہ اسی طرح انسانی عقل کا غلط استعمال کرتے ہوئے سائنس و ٹیکنالوجی میں قدم بڑھانا بھی انسانوں میں اضطراب و بے چینی کا سبب بنتے ہیں۔

دوم: روحانی اسباب

مادی اسباب کے ساتھ ساتھ کچھ اسباب ایسے بھی ہوتے ہیں جو آفات سماویہ کو دعوت دینے کا سبب بن جاتے ہیں۔ ذیل میں انہیں میں سے بغرض اختصار چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علی الاعلان فحاشی کا ہونا: اس وقت نہ صرف مسلم ممالک بلکہ پوری دنیا میں میڈیا کا کوئی نیوز چینل ایسا نہیں جس پر بے حجاب عورت کو پیش نہ کیا جاتا ہو، کسی بھی کاروباری مرکز کا کوئی بھی اشتہار اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں بے حجاب عورت کو بطور نمائش پیش نہ کیا جائے، کسی بھی پروڈکٹ کی تشہیر اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ بنت حوا کو سر عام رسوا نہ کیا جائے، کوئی فلم، ڈرامہ، ایکٹنگ اور رول پلے اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں بے دھڑک اور بے باک عورت کو کھلم کھلا پیش نہ کیا جائے۔ پھر ان سب پر مستزاد یہ کہ صنف نازک کی جانب سے بھی علی الاعلان، بانگ دہل نعرہ بازی کرتے ہوئے یہ مطالبات کرنا کہ میرے جسم پر میرے اختیار اور مرضی کو بحال کیا جائے جو شاید صنف نازک تو کجا اگر صنف کرخت بھی کرے تب بھی ناقابل قبول ہو۔ پھر ایسے دلائل پیش کرنا کہ بڑے بڑے سورماؤں کے منہ بند کر دیں۔ حاشااللہ–

سودی لین دین: اگر اس وقت عالمی صورتحال پر توجہ کریں تو اس وقت اس کرہ ارضی پر ایک بھی ایسا ملک نہیں ہے کہ جس میں سودی لین دین موجود نہ ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرما چکا کہ سود میرے خلاف اعلان جنگ ہے اور پوری دنیا عملاً اس بات کا اظہار کر رہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کا چیلنج قبول کرنے کو تیار ہیں۔

مظلوموں کی بددعا: فرمان نبوی ہے۔"واتق غير المظلوم ، فإنها ليس بينها وبين الله حجاب"[11]

"اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس مظلوم کی بددعا کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں"۔ پوری دنیا اس بات سے واقف و آگاہ ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے کچھ ممالک (برما کے علاقے روہنگیا، کشمیر، فلسطین، عراق و شام وغیرہ) پر طاقتور ممالک نے ستم کی انتہا کر رکھی ہے۔ ان کو مارا پیٹا جاتا ہے، ان پر شیلنگ اور لاٹھی چارج کی جاتی ہے۔ ان کو کرفیو کے حالات سے دوچار کیا ہوا ہے مگر کسی بھی ملک کو ان پر ترس در حم نہ آیا۔ بالآخر انہی میں سے کسی مظلوم کی لکھی ہوئی آہ رب کے عرش سے ٹکرائی والا نے اس کا جواب دیا اور اب پوری دنیا تو لاک ڈاؤن یا پھر کرفیو کے حالات سے دوچار ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

آفات سماویہ کا علاج نبوی ﷺ

روحانی علاج

اگر ہم اس آفت سماوی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں جسمانی (کیونکہ اس کا حملہ جسم پر ہے اور وحانی (کیونکہ یہ آسمان سے اترنے والی آفت ہے) دونوں طرح کے طریقہ علاج کو اختیار کرنا چاہیے۔ ذیل میں چند اصول بیان کیے جاتے ہیں جن کو عملی زندگی میں لاگو کرنے سے نبوی تعلیمات کے مطابق موجودہ احوال میں نجات کا حصول سو فیصد یقینی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں پانچ اصول بیان کیے جاتے ہیں:۔

پہلا اصول (اللہ تعالی پر یقین پختہ کرنا): جسمانی علاج کے باوجود امراض میں شفایابی کی امید اَلف ان ہی سے لگائی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل کا دعویدار تو ہر شخص نظر آتا ہے مگر عملی میدان میں بہت سے لوگ ہی دست ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ کہ ہمیں یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ وائرس مذکور کی آزمائش سے وہی بچ پائے گا جسے اللہ تعالیٰ بچانا چاہے گا اور جس کے لئے اس آزمائش میں پڑنا لکھ دیا گیا ہے اس کے لئے اس سے بچنا محال ہے۔ اس پر بھروسہ کریں فرمان باری تعالی ہے:

"ومن يتوكل على الله فهو خسبہ ان الله بالغ امره قد جعل الله لكل شيء قدرا۔"[12]

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔"

مصائب کی مایوس کن گھڑیوں میں جب ہر طرف ظلمتوں اور اندھیروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دے رہا ہو تو کس طرح آفات کی شدتوں سے بچتے ہوئے نئی، پر کیف و بارونق زندگی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ذیل کی مثال سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

"وان يونس لمن المرسلين۔ اذا ابق الى الفلك المشحون۔ فساهم فكان من المدحضين۔فالتقمہ الحوت وهو مليم ۔ فلو لاانہ كان من المسبحين۔ للبث فی بطنہ الى يوم يبعثون ۔ فنبذنہ بالعراء وهو سقيم۔ وانبتنا عليہ شجره من يقطين"۔[13]

"اور بلاشبہ یونس نبیوں میں سے تھے۔ ان کا اس وقت کا قصہ خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جب وہ بھاگ کر پہنچے اس کشتی تک جو کہ بھری ہوئی تھی۔ پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گئے۔ تو پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگ گئے۔ سو اگر نہ ہوتی یہ بات کہ وہ تربیت اور استغفار کرنے والوں میں سے تھے تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔ پھر ہم نے ان کو ڈال دیا ایک چٹیل میدان میں درآنحالیکہ وہ (کمزور اور) بیمار تھے۔ اور ان پر سایہ کرنے والا ایک بیل دار درخت ہم نے اگا دیا۔"

چناچہ سیدنا یونس علیہ السلام سمندروں کی گہرائی اور مچھلی کے پیٹ میں پہنچ گئے۔ یہ مشکل کی وہ گھڑی تھی، جس میں انسان عاجز و بے بس ہو جاتا ہے اور تمام ذرائع اور وسائل سے مایوس ہو جاتا ہے۔ اس گھڑی میں سید الونس علیہ السلام نے ایک اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہوئے فرمایا:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

"فنادی فی الظلمت ان لاالہ انت سبحنک انی کنت من الظلمین۔" [14]

"بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ ابھی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں ہو گیا۔"

جب انسانی عقلمیں دنگ رہ جائیں تو الہامی نصرت واحد ذریعہ نجات ہوتی ہے۔ سو ایک پکے، سچے مسلمان اور ان بات پر یقین و بھروسہ رکھنے والے شخص کی سوچ اور اس کا نظریہ یہ ہونا چاہیے۔

دوسرا اصول (توبۃ النصوح یعنی سچی توبہ کرنا): جس طرح قوم یونس نے عذاب الہی کو دیکھتے ہی اجتماعی طور پر اعمال بد سے تائب ہو کر اصلاح کی راہ کا وعدہ کیا۔ اسی طرح قوم موسی نے بھی مختلف عذابوں کے آنے پر وعدے کیے:

"ولما وقع علیہم الرجز قالوا یموسی ادع لنا ربک بما عھد عندک لئن کشفت عنا الرجز لنومنن لک ولنرسلن معك بنی اسراءیل ۔" [15]

" اور جب کوئی عذاب ان پر واقع ہو تا تو یوں کہتے کہ اے موسی ہمارے لئے رب سے اس بات کی دعا کر دیجئے! جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے، اگر آپ اس عذاب کو ہم سے ہٹا دیں تو ہم ضرور ضرور آپ کے کہنے سے ایمان لے آئیں گے اور ہم بنی اسرائیل کو بھی رہا کر کے) آپ کے ہمراہ کر دیں"

بعینہ اسی طرح ہمیں بھی ضرورت ہے کہ سب سے پہلے اپنے کیے اعمال پر تہہ دل سے توبہ کریں۔ اور آئندہ ایسے اعمال جو رب کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں انہیں چھوڑنے کا وعدہ کریں۔ مگر یہ وعدہ کرنے کے بعد بنی اسرائیل کی طرح دوبارہ کر نہ جائیں بلکہ ثابت قدم رہیں۔ کیونکہ اگر ہم دوبارہ وہی اعمال کرنے لگے تو یاد رکھنا ان اللہ کا عذاب بھی اپنی شکل بدل کر دوبارہ آجاتا ہے۔ جیسے قوم موسی کے ساتھ ہوا تھا۔

"فلما کشفنا عنھم الرجز الی اجل ھم بلغوہ إذا ھم ینکثون۔ فانتقمنا منھم فاغرقنھم فی الیم بانھم کذبو بایایتنا وکانو عنھا غفلین ۔" [16]

"پھر جب ان سے عذاب کو ایک خاص وقت تک کہ اس تک ان کو پہنچنا تھا ہٹا دیتے، تو وہ فوراً عہد شکنی کرنے لگتے۔ پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ان کو سمندر میں غرق کر دیا اور اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے بالکل غفلت کرتے تھے۔"

تیسرا اصول (کثرت استغفار): اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"وما کان اللہ لیعذبھم وأنت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغرون ۔" [17]

" اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔"

بالفاظ دیگریوں کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح برکت نبی رحمت ﷺ کے وجود کی ہے بینم اسی طرح برکت استغفار کرنے کی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک یوم میں سو سے زائد مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے۔[18] ایک روایت میں ہے کہ جو شخص یہ الفاظ کہے:

"أستغفر اللة الذى لا إله إلا هو الحى القيوم وأتوب إليه"[19]

"میں اس اللہ تعالیٰ، ان سے بخشش کا مطالبہ کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ و جاوید اور قائم و دائم ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

تو اسے بخش دیا جاتا ہے خواہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہوا کیوں نہ ہو۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:" جو شخص استغفار پر دوام ہیشگی اختیار کر لیتا ہے تو اللہ یو اس کی ہر تنگی دور فرما دیتا ہے، ہر غم سے خلاصی اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔"[20]

چوتھا اصول (ادعیہ مسنونہ): نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ "ماشی آنجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ الا اللہ کے ذکر اللہ[21] سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔ ذیل میں کچھ نبی ﷺ سے مسنون دعائیں بیان کی جاتی ہیں تا کہ مشکوک و مشتبہ اعمال اور اپنے الفاظ سے مانگی دعاؤں کی بجائے ان الفاظ سے دعائیں کریں جو ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے ہیں۔ سانپ، بچھو اور موذی اشیاء (کرونا وائرس وغیرہ) سے تحفظ کی خاطر آپ نے یہ دعا سکھلائی:

"اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق۔"[22]

م"یں اللہ تعالیٰ کے تام (کامل) کلمات کے ذریعے اس کی ہر مخلوق کے شر سے پناہ میں آتا ہوں۔"

اسی طرح آپ آزمائش کی مشقت سے یوں پناہ مانگتے تھے۔

"اللہ إنی أعوذ بك من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الأعداء "۔[23]

"اے اللہ! میں تجھ سے آزمائش کی مشقت، بد بختی کو پانے، برے فیصلے اور دشمن کی ہی سے پناہ مانگتا ہوں"

مہلک و خطرناک بیماریوں سے تحفظ کے لئے دعا

"اللهم إنی اعوذبک من البرص والجنون والجذام ومن سيی الاسقام۔"[24]

اے اللہ! میں تجھ سے برص، جنون، کوڑھ اور بدترین بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

موذی اشیاء سے تحفظ کے لئے میں شام یہ دعا پڑھنا

"بسم الله الذی لا يضر مع اسمه شئ فی الارض ولا فی السماء وهو السمعی العليم"،[25]

اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام سے زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز تکلیف نہیں پہنچا پاتی اور وہی سننے والا جانے والا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

"اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی ، اللھم عافنی فی بصری لاالہ الا انت اللھم انی اعوذبک من الکفر والفقر اعوذبک من عذاب القبر لا الہ الا انت۔ "[26]

اے اللہ مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ ! مجھے میرے کان میں عافیت دے، اے اللہ ! مجھے میری نگاہ میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقیری سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پانچواں اصول: (متاثرہ شخص کو دیکھتے ہیں یہ دعا پڑھیں)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص مصیبت میں گرفتار کسی شخص کو دیکھے اور کہے:

"الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر من خلق تفصیلا "۔[27]

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے مجھے اس آزمائش سے محفوظ رکھا جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور اپنی پیدا کی ہوئی بہت سی مخلوقات پر مجھے فضیلت بخشی۔

تو وہ زندگی بھر اس بلا سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ لہذا ڈاکٹر حضرات کو بالخصوص اور عوام الناس کو بالعموم یہ دعا یاد کر لینی چاہیے۔

جسمانی علاج

شریعت محمدیہ ﷺ سے جسمانی و روحانی دونوں طرح کے علاج ثابت ہیں۔ لہذا کسی ایک کو اپنانا اور دوسرے کو ترک کر دینا ہوشمندی کے خلاف ہے۔ جسمانی علاج میں سب سے اول احتیاطی تدابیر ہیں:

احتیاطی تدابیر اپنانا: احتیاطی تدابیر اپنانے میں شرعا کوئی قباحت نہ ہے۔ اور نہ ہی احتیاطی تدابیر تقدیر سے خارج امر ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں احتیاطی تدابیر اپنانے سے متعلق متعدد دلائل مذکور ہیں۔ مثلا فرمان نبوی ﷺ ہے۔

"فر من الجو فرارك من الأسد ۔"[28]

کوڑھ کے مریض سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

"اعقلها وتوکل۔"[29]

پہلے اونٹ کو باندھو پھر توکل کرو۔

" عن أسامة قال رسول الله ﷺ طاعون رجس ار سل علی طائفة من بنی إسرائيل أو علی من كان قبلكم فإذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بارض و انتم بھافلاجوفر ار ا منہ" ۔[30]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاعون ایک سزا تھی جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجی گئی تھی۔ سو جب تم سنو کہ یہ کسی جگہ پھوٹی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی جگہ پھوٹے اور تم وہیں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے مت نکلو۔

سو پاک صاف رہنا، حتی الامکان وقت گھروں میں محصور ہو کر گزارنا، باہر جاتے وقت ماسک پہن کر جانا، دعائیں کثرت سے پڑھتے رہنا اور فرصت کے لمحات میں یہ سلسلہ جاری و ساری رکھنا، باہر سے آنے پر ہاتھوں اور منہ کو اچھے سے دھونا وغیرہ احتیاطی تدابیر ہیں انہیں ہر شخص کو اپنانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ادویات کا استعمال: مختلف امراض کے لئے مختلف دواؤں کا استعمال بھی شریعت مطہرہ سے ثابت ہے۔ جو طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے ذکر کرنا ضروری نہ ہے۔ مرض مذکور کی دوا چونکہ ابھی تک معلوم و متعین نہ ہوئی ہے۔ اور جب تک یہ طے نہ ہو جائے کہ اس مرض کی کوئی دوا میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے اس وقت تک انہی احتیاطی تدابیر کو اپناتے ہوئے، سینیٹائزر، گرم پانی کا استعمال، اسٹیم یا نیبولائز کرنا اور فرمان نبوی ﷺ کے مطابق کلونجی کا استعمال کرنا پانچ یا سات دانے پیس کر زیتون کے تیل میں ملالیں اور پھر دونوں نتھنوں میں باری باری قطرہ قطرہ کر کے ٹپکائیں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے۔[31]

مستقبل کے خطرات

اگر وباؤں کی تاریخ پر گہری نظر ڈالی جائے تو یہ مبالغہ آرائی نہ کہلائے گا کہ وبائیں کثرت اموات کے ساتھ ساتھ، قحط سالی کا بھی پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ تاریخ میں وباؤں کے پس پردہ یہ بھیانک انکشاف دیکھنے میں آتا ہے کہ وبا کے بعد متاثرہ علاقے شدید قحط سالی کی لپیٹ میں آگئے۔ اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ذیل کی چند مثالوں پر اکتفا کیا جائے گا۔

تاریخ گواہ ہے کہ مشہور ترین وبا طاعون عمواس کے نام سے جو سیدنا عمر بن خطاب کے عہد میں عراق، شام و مصر میں 638ء میں پڑی، جس میں پچیس ہزار اور ایک روایت کے مطابق پچیس سے تیس ہزار اموات ہوئیں، اس کے بعد 639ء میں شدید قحط کا دور بھی آیا تھا۔[32]

اسی طرح 1345ء میں یورپ کے علاقے فرانس، اٹلی اور سپین میں بلیک ڈیتھ نام سے مشہور طاعون کی وبا پھیلی جس میں قریب پانچ کروڑ افراد لقمہ اجل بنے۔ تاریخ گواہ ہے کہ 1345ء کے بعد 1347ء اور اس کے بعد شدید قحط سالی نے بیڑے ڈالے۔[33] اسی طرح 1896ء میں انڈیا میں ایک وبا پھیلی جس کے نتیجے میں 15 لاکھ افراد لقمہ اجل بنے۔ پھر 1896ء سے 1902ء تک شدید قحط سالی نے بیڑے ڈالے۔[34]

خلاصہ

علاج کی سہولت بیماری کی روک تھام اور علاج سے متعلق ہے اور اچھی صحت کو برقرار رکھنے اور بعض جسمانی امور سے نمٹنے کے لئے جس میں خاص دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے جیسے حمل اور بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔ انسانیت نے بیماری کو روکنے یا علاج کرنے کے لئے صحت کو برقرار رکھنے کے لئے مختلف ذرائع اپنائے ہیں۔ انسانی جسمانیات (صحت مند) کے مناسب توازن کو برقرار رکھنے کا انحصار کھانے پینے کی مقدار پر ہوتا ہے۔ نیند (یا آرام) اور بیدار (یا سرگرمی)، ماحولیاتی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ روحانی، نفسیاتی اور معاشرتی استحکام کا چکر۔ حضرت آدم اور حوا کی زمین پر آمد کے بعد سے بنی نوع انسان کے لئے خدائی رہنمائی فراہم کیے گئے تھے۔ صحیفوں کے اس سلسلے میں، قرآن کو نبی کریم پر نازل کیا گیا اور اس طرح کے ضابطوں کا حتمی اور مکمل نسخہ قرار دیا گیا، اس سے پہلے تورات اور انجیل نے بالترتیب حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی ابن مریم پر انکشاف کیا۔ ضابطہ حیات قرآنی اور انجیل دونوں ہی رسم ورواج کے ذریعہ قادر مطلق کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کی ذات کے نمائندے کی حیثیت سے دنیاوی زندگی گزارنے کے لئے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، صحیفوں میں زندگی کے تمام پہلوؤں کے بنیادی اصول مہیا کیے گئے ہیں۔ اچھی صحت کو برقرار رکھنے کے اصول بھی انہی ضابطوں کا ایک حصہ ہیں۔ تاہم، بنی نوع انسان نے اس لئے 15 /20 صدی پہلے کے مقابلے میں تبدیل شدہ طرز زندگی کو راضی کیا۔ متعلقہ انبیاء کرام کے وقت نازل ہونے والے اصولوں پر مبنی طرز عمل میں بھی ترمیم کی گئی ہے۔ اس طرح کی تبدیلیاں رسوم و رواج، معاشرتی اور معاشی معاملات کے ساتھ ساتھ جدید دور کے ایک فرد کی روزمرہ کی طرز زندگی میں بھی واضح ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

حوالہ جات

---

[1]۔ خان، مولنا سلیم اللہ، کشف الباری، کتاب الطب، مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی ۴ کراچی، ۲۰۱۱، ج:۴، ص:۵۲۹

[2]۔ العظیم آبادی، شرف الحق، ابوعبد الرحمٰن، عون المعبود، دار ابن حزم بیروت ط:۲۰۰۵، ۱، ج:۱۰، ص:۲۳۹

[3]۔ الطب النبوی، لابن قیم الجوزی، ص:۱۶۸، الجامع الصحیح، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، بیت الافکار الدولیۃ للنشر والتوزیع الریاض، ۱۹۹۸ء، رقم الحدیث:۶۴۱۲

[4]۔ الطب النبوی، ابن قیم، ص:۹۷، مولانا ڈاکٹر عبد الواحد، مریض ومعالج کے اسلامی احکام، ص:۴۲

[5]۔ الطب النبوی، ابن قیم جوزی، ص:۴۹

[6]۔ البخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، بیت الافکار الدولیۃ للنشر والتوزیع الریاض، ۱۹۹۸ء ص:۱۱۱۶

[7]۔ الترمذی، امام، ابوعیسی محمد بن عیسی، سنن ترمذی، دار الغرب الاسلامی بیروت۔ لبنان، ط:اولی ۱۹۹۶ء، ج:۳، ص:۵۹۰

[8]۔ النیشاپوری، ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح، دار طیبہ للنشر والتوزیع الریاض، ط:اولی، ۲۰۰۶ء
، ص:۱۰۵۸

[9] احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (164۔241ھ/780۔855ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1398ھ/1978ء، رقم الحدیث:۴۲۳۶

[10]۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (202۔275ھ/817۔889ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، 1414ھ/
1994ء، ج:۴، ص:۳۲۵

[11]۔ ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (210۔279ھ/825۔892ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، 1998ء،
اَبواب الزکاۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ أخذ خیار المال فی الصدقۃ، رقم الحدیث 625

[12]۔ الطلاق: 03:36

[13]۔ الصفت: 139-140:40

[14]۔ الآنبیاء: 87:21

[15]۔ الاعراف: 134:07

[16]۔ الاعراف: 135،136:07

[17]۔ الآنفال: 33:08

[18]۔ امام مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الذکر والدعاء باب استحباب الِاستغفار والِاستکثار منہ، رقم الحدیث:6859

[19]۔ امام ترمذی، الجامع الصحیح الترمذی، کتاب الدعوات باب فی دعاء الضعیف، رقم الحدیث: 3577

[20] امام ابوداؤد، السنن لابی داؤد، کتاب الصلاۃ باب فی الِاستغفار، رقم الحدیث: 1518

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

[21]۔ امام ترمذی، الجامع الصحیح الترمذی، ابواب الدعوات عن رسول اللہ باب ماجاء فی فضل الذکر، رقم الحدیث: 3377

[22]۔ امام مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ، رقم الحدیث: 6878

[23]۔ امام مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ، رقم الحدیث: 6877

[24]۔ امام ابوداؤد، السنن لابی داؤد، کتاب الوتر باب فی الاِستعاذۃ، رقم الحدیث: 54 52

[25]۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (209۔273ھ/824۔887ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1419ھ/1998ء، أبواب الدعاء باب ما یدعو بہ الرجل إذا أصبح وإذا أمسی، رقم الحدیث: 3869

[26]۔ امام ابن ماجہ، السنن لابن ماجہ، أبواب الدعاء باب مایدعو بہ الرجل إذا أصبح وإذا أمسی، رقم الحدیث: 5090

[27]۔ امام ترمذی، الجامع الصحیح الترمذی، ابواب الدعوات، باب ماجاء اذارأی مبتلی، رقم الحدیث: 3431

[28]۔ امام ترمذی، الجامع الصحیح الترمذی، کتاب الطب، باب الجذام، رقم الحدیث: 5707

[29]۔ امام ترمذی، الجامع الصحیح الترمذی، أبواب القیامۃ، رقم الحدیث: 2517

[30]۔ امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب أحادیث الأنبیاء، رقم الحدیث: 3473

[31]۔ امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الطب باب الحبۃ السوداء، رقم الحدیث: 5687

[32]۔ نجیب آبادی، اکبر شاہ، تاریخ اسلام، ناشر دارالاندلس چوبرجی، لاہور، ج1، ص634

[33]۔ https://en.m.wikipedia.org/wiki/list of famines - 30-03-2020

[34]۔ https://en.m.wikipedia.org/wiki/list of famines - 30-03-2020